والدین کی زندگی میں اپنا حصہ معاف کرنے کے بعد وراثت کا حکم

مجیب: مولانا محمد ماجد رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3236

تاریخ اجراء: 22ربیع الثانی1446ھ/26اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک اسلامی بہن کی والدہ نے اپنے بچوں میں اپنی جائیداد اپنی زندگی میں تقسیم کرنا چاہی، تو اس کی ایک بیٹی نے اپنا حصہ لینے سے انکار کر دیا۔ ماں نے بقیہ اولاد میں جائیداد تقسیم کر دی۔ اب والدہ کا انتقال ہو گیا تو ان کی کچھ رقم بینک میں ہے۔ اب کیا بیٹی اس میں سے حصہ لے سکتی ہے؟ کیونکہ اس نے تو والدہ کی زندگی میں انکار کر دیا تھا۔

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں والدہ کا اپنی زندگی میں اپنی جائیداد اپنے بچوں میں تقسیم کرنا جائز ہے جبکہ مرض الموت میں نہ دیا ہو لیکن اس کا یہ تقسیم کرنا بطور وراثت نہیں تھا، کہ وراثت کا تعلق مرنے کے ساتھ ہے۔ بلکہ یہ بطور تحفہ تھا جیسے کوئی اپنا مال خوشی سے کسی کو دے دیتا ہے۔ تو جس جس نے اپنے حصے پر قبضہ کاملہ کر لیا تھا (یعنی اس طرح قبضہ کیا کہ مشاع وغیرہ کوئی ایسی صورت نہیں تھی کہ جس کی وجہ سے قبضہ درست نہ ہوتا ہو تو) وہ اس کا مالک بن گیا اور جس نے والدہ کی وفات سے پہلے قبضہ نہیں کیا تھا یا قبضہ تو کیا لیکن مشاع وغیرہ کوئی ایسی صورت تھی کہ اس کا قبضہ شرعا درست نہ ہوتا ہو تو اس کا وہ حصہ والدہ کی وفات کے بعد مال وراثت بنے گا کیونکہ ہبہ مکمل ہونے کے لیے قبضہ کاملہ شرط ہے۔ جب قبضہ کاملہ نہیں کیا تو وہ چیز واہب (ہبہ کرنے والے) کی ملک پر باقی رہی۔ اب والدہ کی وفات کے بعد اس کا جو بھی ترکہ ہے وہ مال وراثت بن جائے گا اور سب ورثاء کے درمیان شرعی حصوں کے مطابق تقسیم ہو گا۔ بیٹی بھی وارث ہے، لہذا اس کا جو حصہ بنتا ہے اسے ضرور دیا جائے گا۔ والدہ کی زندگی میں جو انکار کیا اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے: ”أن یفعل المالک ما بدا لہ مطلقا لأنہ متصرف فی خالص ملکہ“

ترجمہ: مالک اپنی ملکیت میں مطلقاً جو چاہے تصرف کرے، کیونکہ وہ اپنی خالص ملک میں تصرف کر رہا ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب القضاء، ج5، ص448، دار الفکر، بیروت)

تبیین الحقائق میں ہے:"وأما الإرث فحکم یثبت بعد الموت"ترجمہ:بہر حال وراثت تو یہ ایسا حکم ہے جو موت کے بعد ثابت ہوتا ہے۔(تبیین الحقائق،ج5،ص28،مطبوعہ قاھرۃ)

ہبہ تام ہونے سے پہلے واہب یا موہوب لہ میں سے کسی ایک انتقال ہو جائے تو ہبہ باطل ہو جاتا ہے۔اس سے متعلق تنویر اور در مختار میں ہے "(موت احد العاقدین) بعد التسلیم فلو قبلہ بطل "یعنی فریقین(واہب اور موہوب لہ) میں سے کسی ایک موت موہوبہ چیز سپرد کرنے کے بعد ہو تو یہ (رجوع سے مانع ہے) اور اگر سپرد کرنے سے پہلے ہو تو ہبہ باطل ہے۔

"بطل" کے تحت رد المحتار میں ہے"یعنی عقد الھبۃ لانتقال الملک للوارث قبل تمام الھبۃ"ترجمہ:عقد ہبہ باطل ہو گیا کیونکہ ہبہ مکمل ہونے سے پہلے ملکیت وارث کی طرف منتقل ہو گئی۔(رد المحتار علی الدر المختار،ج8، ص591،590،مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:"شے مشترکہ صالح تقسیم کا ہبہ قبل تقسیم ہر گز صحیح نہیں اور اگر یوں ہی مشاعا یعنی بے تقسیم موہوب لہ کو قبضہ بھی دے دیا جائے تاہم وہ شی بدستور ملک واہب پر رہتی ہے موہوب لہ کا اصلا کوئی استحقاق اس میں ثابت نہیں ہوتا، نہ وہ ہر گز بذریعہ ہبہ اس کا مالک ہو سکے جب تک واہب تقسیم کر کے خاص جزء موہوب معین محدود و ممتاز جداگانہ پر قبضہ کاملہ نہ دے، یہاں تک کہ ایسے قبضہ ناقصہ کے بعد بھی اگر موہوب لہ اس شی میں بیع وغیرہ کوئی تصرف کرے محض باطل و ناقابل نفاذ ہے اور واہب کے سب تصرفات جیسے قبل ہبہ نافذ تھے اب بھی بدستور تام و نافذ ہیں۔یہی حق و صحیح معتمد ہے اور اسی پر تعویل واعتماد لازم۔(فتاوی رضویہ،ج19،ص207،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ مزید فرماتے ہیں:"حیات مورث میں ورثاء اس کی جائداد کے مالک نہیں ہو جاتے۔۔۔ ہر شخص اپنی صحت میں اپنے مال کا مختار ہے اگر کسی اجنبی کو دے دے تو کون ہاتھ روک سکتا ہے۔"(فتاوی رضویہ،ج19، ص238،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

آپ علیہ الرحمۃ مزید فرماتے ہیں:"اِرث (یعنی وارث ہونا) جبری (لازمی) ہے کہ موتِ مورث پر ہر وارث خواہ مخواہ اپنے حصہ شرعی کا مالک ہوتا ہے، مانگے خواہ نہ مانگے، لے یا نہ لے، دینے کا عرف ہو یا نہ ہو، اگرچہ کتنی ہی مدت ترک کو گزر جائے؛ کتنے ہی اشتراک در اشتراک کی نوبت آئے؛ اصلا کوئی بات میراثِ ثابت کو ساقط نہ کرے

گی؛نہ کوئی عرف فرائض اللہ کو تغیر کر سکتا ہے، یہاں تک کہ نہ مانگنا درکنار اگر وارث صراحۃ کہہ دے کہ میں نے اپنا حصہ چھوڑ دیا، جب بھی اس کی ملک زائل نہ ہو گی۔"(فتاوی رضویہ، ج26، ص113، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم